بسم اللہ الرحمن الرحیم

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَاتَمِ الأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِين، نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِين، أَمَّا بَعْدُ:

05-چوتھا ناقض: اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ فیصلے کے خلاف فیصلہ کرنا

شرح نواقض الاسلام لشیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب التمیمی رحمۃاللہ علیہ کے اس پیارے اور عظیم رسالے کی شرح کا درس جاری ہے،اور آج کی نشست میں ہم ناقض نمبر4اور 5پر ان شاءاللہ بات کرتے ہیں۔

امام صاحب(رحمہ اللہ)فرماتے ہیں:''الرَّابِعُ''(یعنی چوتھا ناقض)'' مَنْ اعْتَقَدَ أَنَّ غَيْرَ هَدْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَكْمَلُ مِنْ هَدْيِهِ ، أَو أَنَّ حُكْمَ غَيْرِهِ أَحْسَنُ مِنْ حُكْمِهِ ، كَالَّذِي يُفَضِّلُ حُكْمَ الطَّوَاغِيتِ عَلَى حُكْمِهِ، فَهُوَ كَافِرٌ''۔

چوتھے ناقض کا ترجمہ:

(جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقے سے اکمل یا بہتر کسی اور کا طریقہ ہے، یا اُن کے علاوہ کسی اور کا حکم اُن کے حکم سے بہتر ہے جیسا کہ وہ شخص جو طواغیت کے حکم کو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم پر فوقیت دیتا ہے تو وہ کافر ہے)۔

اس ناقض کے تعلق سے فضیلۃالشیخ العلامہ صالح بن فوزان الفوزان حفظہ اللہ فرماتے ہیں:''مِنْ أَنْوَاعِ الرِّدَّةِ''(ردّت کی اقسام میں سے)''الْحُكْمُ بِغَيْرِ مَا أَنْزَلَ اللهُ''(اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ فیصلے کے خلاف فیصلہ کرنا)۔

شیخ صاحب نے یہاں پر ابتداء''الْحُكْمُ بِغَيْرِ مَا أَنْزَلَ اللهُ'' کے مسئلے سے کی ہے کیونکہ یہ مسئلہ عام ہے امت میں اور اس کی جو تفصیل ہے جو باریک بینیاں ہیں اکثر مسلمان اُس سے غافل ہیں بلکہ اکثر دعاۃ اور طلاب علم بھی اُس سے غافل ہیں۔اور جو اُس سے پہلے والا پوائنٹ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقے سے اکمل کسی اور کے طریقے کو سمجھنا یہ بات بالکل نمایاں ہے بالکل واضح، تو شیخ صاحب نے اس پر بات نہیں کی زیادہ لیکن جس میں زیادہ اختلاف ہے جس میں زیادہ مسئلے کھڑے ہوئے ہیں امت میں اُس مسئلے کو شیخ صاحب نے بیان فرمایا ہے۔

اگرچہ اگر امت کی حالت میں دیکھا جائے تو **"اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقے سے بہتر کسی اور کا طریقہ "** کوئی زبان سے نہیں کہتا حقیقتاً دیکھا جائے تو جتنی بھی جماعتیں موجود ہیں وہ اپنے اماموں کے اقوال کو اور اُن کے راستے پر چلتے ہوئے چاہے جانتے ہوئے یا انجانے میں وہ عملاً یہ کر کے دکھاتے ہیں **"کہ ہمارا یہ جو طریقہ ہے ہمارے امام کا جو طریقہ ہے وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ کامل ہے"۔**

اہل بدعت اہل الضلالۃ کے آپ اعمال کو دیکھ لیں اُن کے طریقوں کو دیکھ لیں کہ آپ اللہ تعالیٰ کا فرمان پیش کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث پیش کرتے ہیں اور وہ اپنے امام کا اپنے عالم کا قول پیش کرتے ہیں جو اُس سے ٹکراتا ہے، اور سلف کے اقوال آپ پیش کرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں "اگر آپ کے علماء ہیں تو پھر ہمارے بھی تو علماء ہیں" اور عالم کی بات کو عالم کی بات سے ٹکرا کر پس پشت ڈال دیتے ہیں!

تو شیخ صاحب (حفظہ اللہ) نے اس پر تو بات نہیں کی لیکن دوسری جو بات ہے "اَلْحُكْمُ بِغَيْرِ مَا أَنْزَلَ اللهُ" جس کی وجہ سے آج بھی امت میں بہت سا انتشار پیدا ہوا ہے کہ جو جماعتیں خلافت اور شریعت کے نفاذ کی علمبردار ہیں اُن لوگوں نے اس مسئلے کی اوڑ میں امت میں فساد پھیلایا ہے اس وجہ سے شیخ صاحب نے اس پر بات کی ہے، تو آیئے دیکھتے ہیں کہ شیخ صاحب اس کے بارے میں کیا فرماتے ہیں، فرماتے ہیں:

"مِنْ أَنْوَاعِ الرِّدَّةِ" (ردّت کی انواع میں سے (یعنی کوئی شخص کلمہ پڑھنے کے بعد دائرۂ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے اُس میں سے ایک یہ مسئلہ بھی ہے)) "اَلْحُكْمُ بِغَيْرِ مَا أَنْزَلَ اللهُ" (اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ فیصلے کے خلاف فیصلہ کرنا)۔ لیکن اس کی تفصیل ہے۔

تفصیل یہ ہے شیخ صاحب فرماتے ہیں: "إِذَا اعْتَقَدَ أَنَّ هَذَا أَمْرٌ مُبَاحٌ" (اگر وہ یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ یہ اُمر جو ہے مباح ہے (یعنی اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ فیصلے کے خلاف فیصلہ کرنا جائز ہے جو شخص یہ کہتا ہے وہ کافر ہے)) "وَأَنَّهُ يَجُوزُ أَنْ يَحْكُمَ بِالشَّرِيعَةِ" (یا وہ یہ کہتا ہے یقیناً کہ شریعت کا فیصلہ جائز اور درست ہے) "وَيَجُوزُ أَنْ يَحْكُمَ بِالْقَوَانِينَ" (اور وہ یہ بھی کہتا ہے یا وہ یہ بھی عقیدہ رکھتا ہے کہ جو بھی دنیاوی قوانین موجود ہیں جو شریعت سے ٹکراتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ فیصلے سے ٹکراتے ہیں وہ بھی جائز ہیں) "وَيَقُولُ" (اور وہ یہ بھی کہتا ہے) "اَلْمَقْصُودُ حِلُّ النِّزَاعَاتِ" (اصل مقصد اُن فیصلوں سے یہ ہے کہ لوگوں کے آپس کے جو نزاعات جو جھگڑے ہیں اُن کا حل اُن کو مل جائے) "وَهَذَا يَحْصُلُ بِالْقَوَانِينَ،

وَيَحْصُلُ بِالشَّرِيعَةِ فَالأَمْرُ مُتَسَاوٍ ''(اور یہ حاصل ہو جاتا ہے،(یعنی لوگوں کے جھگڑوں کے فیصلے کرنااور اُن کی نزاعات کو ختم کرنا یہ حاصل ہو جاتاہے دونوں سے کہ جو قوانین لوگوں نے انسانوں نے بنائے ہیں اور شریعت کے قوانین سے بھی یہ حل النزاعات کا مسئلہ حل ہو جاتاہے)''فَالأَمْرُ مُتَسَاوٍ ''(پس دونوں جو اُمور ہیں دونوں برابر ہیں)۔

یعنی اللہ تعالیٰ کا نازل کردہ فیصلہ اور لوگوں کے بنائے ہوئے قوانین جو اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ فیصلے سے ٹکراتے ہیں یہ شخص کہتاہے کہ دونوں برابر ہیں۔ کیوں؟ کیونکہ مقصود کیا ہے؟ شریعت کے فیصلے بھی لوگوں کے آپس میں نزاعات اور مشکلات کا حل پیش کرتے ہیں، اور لوگوں کے بنائے ہوئے قوانین بھی تو ان مشکلات کا حل پیش کرتے ہیں تو دونوں میں حقیقتاً دیکھا جائے مسئلے تو حل ہو رہے ہیں دنیا میں۔

یعنی مثال کے طور پر اگر چور کی سزا شریعت میں دایاں ہاتھ کاٹنا ہے ہتھیلی کے جوڑ سے اور لوگوں کے بنائے ہوئے قوانین میں دو مہینے کی یا چار مہینے کی جیل اُسے مل جاتی ہے تو لوگوں کو سزا تو مل رہی ہے نا تو ضروری نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ فیصلے سے ہم سزا دیں، جب چوری کم ہو رہی ہے ہاتھ کاٹنے کے بغیر بھی تو دونوں اُمر متساوی ہیں (یعنی برابر ہیں)۔

''نَقُولُ'' شیخ صاحب فرماتے ہیں: ''سُبْحَانَ اللهِ!!'' (اللہ تعالیٰ پاک ہے)''تَجْعَلُ حُكْمَ الطَّاغُوتِ مِثْلَ حُكْمِ اللهِ!!''(یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک طاغوت کے فیصلے کو اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے برابر اور مثل کیا جائے کہ دونوں برابر ہیں!!)''تَحْكِيمُ شَرْعِ اللهِ هَذَا عِبَادَةٌ للهِ عَزَّ وَجَلَّ''(اب جواب دیکھیں شیخ صاحب بڑا پیارا جواب فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کی شریعت کا نفاذ اللہ تعالیٰ کی شریعت سے فیصلہ کرنا''هَذَا عِبَادَةٌ للهِ عَزَّ وَجَلَّ'' یہ تو اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے جب ہم اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ فیصلے کے مطابق فیصلہ کرتے ہیں تو ہم عبادت کر رہے ہوتے ہیں)''لَيسَ القَصْدُ مِنْهُ فَقَط حِلَّ النِّزَاعِ''(یہ بات غلط ہے اس کا اصل مقصد صرف یہ نہیں ہے کہ لوگوں کے آپس میں نزاعات اور مشکلات اور اُن کے جھگڑوں کا حل ہمیں مل جائے)''القَصْدُ مِنْهُ العِبَادَةُ بِتَحْكِيمِ شَرْعِ اللهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَي'' (اصل مقصد شریعت کے نفاذ کا یا اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ فیصلے کے مطابق فیصلہ کرنے کا اصل مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا اللہ تعالیٰ کی شریعت کے مطابق فیصلہ کرنے سے یا شریعت کے نفاذ سے)۔ اور یہاں پر یہ بھی دیکھا جائے کہ جب ہم شریعت کے نفاذ کی بات کرتے ہیں تو بعض لوگ جو ہیں صرف اور صرف حدود و تعزیرات کی حد تک اس مسئلے کو سمجھتے ہیں اور یہ بہت بڑی غلطی ہے۔

میں نے مثال کے طور پر ہاتھ کاٹنے کی سزا کی بات کی ہے کیونکہ اکثر لوگ اسی کی بات کرتے ہیں اور جو دماغ ہے یہیں پر گھومتا رہتا ہے، حق بات یہ ہے کہ شریعت کے ہر پہلو میں (عقائد میں، عبادات میں، معاملات میں، سیاست میں، اخلاق میں) اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے مطابق فیصلہ کرنا ہے، شریعت کا نفاذ پوری شریعت میں ہوتا ہے حدود و تعزیرات ایک حصہ ہے شریعت کا اور اکثر لوگوں نے یہاں پر غلطی کی ہے کہ وہ جب حکمران وقت کی بات کرتے ہیں تو صرف اُن کی سوچ اور اُن کی ساری جدوجہد اسی جُزیئے پر ہوتی ہے کہ شریعت کا نفاذ نہیں ہو رہا (یعنی حدود و تعزیرات قرآن اور سنت کے مطابق نہیں ہو رہے شریعت کے مطابق نہیں ہو رہے اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ فیصلے کے مطابق نہیں ہو رہے)، اگرچہ اسی ملک میں مزارات قائم ہیں شرک عام ہے، بدعات عام ہیں، ان پر بات نہیں کرتے اور وہ یہ کہتے ہیں: **"کہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ فیصلے کے مطابق فیصلہ کرنے سے مراد حدود و تعزیرات"**۔ اور یہ بہت بڑی غلطی ہے!

اللہ تعالیٰ کا نازل کردہ فیصلہ صرف اِن اُمور میں نہیں ہے جو حدود و تعزیرات ہیں بلکہ شریعت کے ہر حصے میں ہے اور اس کی ابتداء انسان کی اپنی زندگی سے ہوتی ہے **"کہ میں نے شریعت کا نفاذ اپنی زندگی میں کیا ہے کہ نہیں کیا"**، جب ہم اس قابل ہو جائیں گے کہ شریعت کا نفاذ اپنے اس پانچ فٹ قد میں لاگو کرنا شروع کریں گے تو اللہ کی قسم اس شریعت کا پوری دنیا میں نفاذ بھی آسان ہو جائے گا اور امت اسلامیہ میں خصوصی طور پر اس کا نفاذ آسان ہو جائے گا۔

آج ہم جس شریعت کے نفاذ کی بات کر رہے ہیں اُس شریعت کی ہم خود مخالفت کر رہے ہیں! یہ لوگ جو شریعت کے نفاذ کے نام پر آج فساد پھیلا رہے ہیں دہشت گردی پھیلا رہے ہیں جتنی تنظیمیں نکلی ہیں یہ جہاد کے نام پر اِن لوگوں کو دیکھیں یہ خود غیر شرعی اقدام کر کے فساد برپا کر کے یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم شریعت کے نفاذ کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں۔ یہ کون سی شریعت کا نفاذ آپ چاہتے ہیں؟! آپ خود غیر شرعی اقدام کر کے شریعت کی مخالفت کر کے کس شریعت کی آپ بات کر رہے ہیں؟! (سبحان اللہ)۔

الغرض، تو شیخ صاحب فرماتے ہیں: **اصل مقصد شریعت کے نفاذ کا اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ فیصلے کے مطابق فیصلہ کرنے کا جو ہے وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے توحید عبادت کو قائم کرنے کے لیے۔**

شیخ صاحب فرماتے ہیں: "وَتَحْكِيم غَيْرِهِ شِرْكٌ" (اور اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے علاوہ کسی اور کے فیصلے کو لینا شرک ہے)
"وَشِرْكٌ فِي الطَّاعَةِ وَشِرْكٌ فِي الْحُكْمِ" (شرک ہے فرمانبرداری میں طاعت میں شرک ہے اور فیصلہ کرنے میں شرک

ہے)،اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْ بِهِ اللّٰهُ﴾ (الشوریٰ:21)۔

﴿اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا﴾ (کیاان کے کوئی شریک ہیں)﴿شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ﴾ (جنہوں نے دین میں ایسی شریعت کا(ان کے شرکاءنے)نفاذ کیا ہے)﴿مَا لَمْ يَاْذَنْ بِهِ اللّٰهُ﴾ (جس کی اجازت اللہ تعالیٰ نے نہیں دی)۔

یعنی جس نے بھی قانون سازی کی ہے تواُس نے اُس قانون ساز کو یا جس قانون کو اُس نے اپنایا ہے اُس نے حقیقتاً اُس کو اللہ تعالیٰ کا شریک بنادیا ہے۔

سورۃ الانعام میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں : ﴿وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ﴾ (اگر تم ان لوگوں کی فرمانبرداری کرلوگے (جواللہ تعالیٰ کے دین کی مخالفت شریعت کی مخالفت کرتے ہیں))﴿اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ﴾(بے شک تم لوگ مشرک بن جاؤگے (یاحقیقتاًیقیناًتم لوگ مشرک ہو))(الانعام:121)۔

اور سورۃالتوبہ میں واضح دلیل ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:﴿اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ﴾(ان لوگوں نے (یہود ونصاریٰ نے)اپنے علماء کو اور اپنے عباد کو بزرگوں کو)﴿اَرْبَابًا﴾(ربّ بنالیا)﴿مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ﴾(اللہ کے ماسواء)﴿وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ﴾(اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر المسیح ابن مریم (علیہم الصلاۃ والسلام) کو بھی اپنا ربّ بنالیا)(التوبہ:31)۔

"إلي قوله:﴿سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ﴾(التوبہ:31)"،آیت کے آخر تک ﴿سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ﴾تک، "فَسَمَّاهُ شِركاً"(شیخ صاحب فرماتے ہیں:اللہ تعالیٰ نے اسے شرک کے نام سے بیان فرمایاہے)"فَالَّذِي يُسَوِّي بَيْنَ حُكمِ اللهِ وَحَكمِ الطَّاغُوتِ"(جو اللہ تعالیٰ کے فیصلے کو اور طاغوت کے فیصلے کو برابر سمجھتاہے)"وَالطَّاغُوتُ الْمُرَادُ بِهِ"(اور طاغوت سے مراد)"كُلُّ حُكمٍ غَيرِ حُكمِ اللهِ"(ہر وہ فیصلہ جو اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے مخالف،یا جو اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے علاوہ ہے)"سَوَاءٌ عَوَائِدَ الْبَادِيَةِ، أَوْ أَنْظِمَةَ الْكُفَّارِ"(چاہے یہ فیصلے یہ حکم یہ قوانین جو اللہ تعالیٰ کے قوانین کے علاوہ ہیں اللہ تعالیٰ کی شریعت کے علاوہ ہیں چاہے یہ گاؤں کے جو سردار ہوتے ہیں اُن کے بنائے ہوئے قوانین ہیں"أَوْ أَنْظِمَةَ الْكُفَّارِ" یاکافروں کے

سسٹم کے قوانین ہوں)"أَوْ قَوَانِينَ الْفَرَنْسِ، أَوِ الْإِنْجِلِيزِ"(یا فرنچ یا برطانیہ کے یا انگلش قوانین ہوں)"أَوْ عَادَاتِ الْقَبَائِلِ"(یا قبیلوں کی عاداتیں اور اُن کے رسم ورواج ہوں)"كُلُّ هَذَا طَاغُوتٌ"(یہ سارے طاغوت ہیں)"وَكَذَا تَحْكِيمُ الْكُهَّانِ" (اور اسی طریقے سے کاہنوں کے فیصلے کو لینا بھی یہ طواغیت میں سے ہے)۔

کیونکہ یہ سارے کے سارے جن کا ذکر کیا گیا ہے اور جن کا ذکر نہیں کیا، یا ہر وہ فیصلہ جو اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے مخالف ہے جو اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے علاوہ ہے وہ سارے کے سارے جو ہیں طاغوتی قوانین ہیں۔

"فَالَّذِي يَقُولُ"(شیخ صاحب فرماتے ہیں بس جو شخص یہ کہتا ہے)"إِنَّهُمَا سَوَاءٌ"(یہ دونوں برابر ہیں (یعنی اللہ تعالیٰ کا نازل کردہ فیصلہ اور غیر اللہ کا فیصلہ دونوں برابر ہیں))"كَافِرٌ"(وہ شخص کافر ہے)"وَأَشَدُّ مِنْهُ" (اور اس سے زیادہ بڑا کافر)"مَنْ يَقُولُ"(جو یہ کہتا ہے)"إِنَّ الْحُكْمَ بِغَيْرِ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ أَحْسَنُ مِنَ الْحُكْمِ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ"((اور اس سے بڑھ کر کافر وہ ہے یا اس سے زیادہ سخت الفاظ اور غلط قول اس شخص کا ہے جو یہ کہتا ہے:) کہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ فیصلے کے علاوہ جو فیصلہ ہے وہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ فیصلے سے بہتر ہے)"هَذَا أَشَدُّ"(یہ اُس سے زیادہ شدید ہے)"فَالَّذِي يَقُولُ" (بس جو شخص یہ کہتا ہے)"النَّاسُ مَا يَصْلُحُ لَهُمُ الْيَوْمَ إِلَّا هَذِهِ الْأَنْظِمَةُ"(تو لوگوں کے لیے آج صرف یہی لوگوں کے بنائے ہوئے جو قوانین ہیں اور جو نظام ہیں یہی لوگوں کی بہتری کے لیے بہتر ہیں(لوگوں کی اصلاح کے لیے اور لوگوں کی خیر خواہی کے لیے یہی لوگوں کے بنائے ہوئے جو سسٹمز ہیں جو قوانین ہیں یہی سوٹ کرتے ہیں یہی بہتر ہیں))"مَا يَصْلُحُ لَهُمُ الشَّرْعُ"(اُن کے لیے شریعت کے قوانین اب درست نہ رہے)"الشَّرْعُ مَا يُطَابِقُ لِهَذَا الزَّمَانِ"(شریعت کے قوانین آج کے زمانے کے لیے موزوں نہیں ہیں)"وَلَا يُسَايِرُ الْحَضَارَةَ"(اور جو آج سولائزیشن (Civilization) موجود ہے اس کے لیے جو شریعت کے قوانین ہیں یہ درست نہیں ہیں اور موجودہ جو سولائزیشنز (Civilizations) ہیں اُن کے لیے جو شریعت ہے وہ اُن کے مسائل حل نہیں کر سکتی (نئی نئی چیزیں موجود ہیں تو شریعت میں اُن کا حل نہیں ہے))"مَا يَصْلُحُ إِلَّا تَحْكِيمُ الْقَوَانِينَ"(اُن کے لیے تو صرف جو دنیاوی قوانین ہیں وہی بہتر ہیں)"وَمَسَايَرَةُ الْعَالَمِ" (اور دنیا میں ہم نے رہنا ہے دنیا کے ساتھ چلنا ہے)"تَكُونُ مَحَاكِمُنَا مِثْلَ مَحَاكِمِ الْعَالَمِ"(تو ہماری بھی جو عدالتیں ہیں وہ دنیا کی عدالتوں جیسی ہونی چاہیئں (یہ جو دنیا کی عدالتوں میں قوانین ہیں جو اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ فیصلے کے خلاف ہیں اللہ تعالیٰ کی شریعت کے علاوہ یہ جو فیصلے یہ قوانین دنیا کی عدالتوں میں موجود ہیں تو ہماری عدالتوں میں بھی وہی قوانین

ہونے چاہیئں))''هَذَا أَحسَنُ مِنْ حُكْمِ اللّٰهِ''(یہ اللہ تعالیٰ کے فیصلے سے بہتر ہیں)''هَذَا أَشَدُّ كُفْراً مِنَ الَّذِي يَقُولُ''(یہ اُس سے زیادہ اُشد اور اس سے زیادہ بڑا کافر ہے جو یہ کہتا ہے)''إِنَّ حُكْمَ اللّٰهِ وَحُكْمَ غَيْرِهِ مُتَسَاوِيَانِ''(جو یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ اور غیر اللہ کا فیصلہ دونوں برابر ہیں (یعنی جو بہتر سمجھتا ہے وہ ظاہر ہے کہ اُس سے زیادہ سخت بات کرتا ہے یا اُس سے بڑھ کر کافر ہے جو یہ کہتا ہے کہ دونوں برابر ہیں))۔

''أَمَّا إِذَا حَكَّمَ بِغَيْرِ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ لِهَوَى فِي نَفْسِهِ'' (لیکن اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ فیصلے کے خلاف فیصلہ کرتا ہے اپنی خواہش نفس کے لیے)''أَوْ جَهْلٍ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ''(یا وہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ فیصلے سے جاہل ہے اسے پتہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ کیا ہے)''وَهُوَ يَعْتَقِدُ أَنَّ حُكْمَ اللّٰهِ هُوَ الحَقُّ''(وہ یہ بھی عقیدہ رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم حق ہے)''وَهُوَ الوَاجِبُ''(اور اسی کا نفاذ واجب ہے فرض ہے)''فَهَذَا فَعَلَ كَبِيرَةً مِنْ كَبَائِرِ الذُّنُوبِ،وَذٰلِكَ كُفْرٌ دُوْنَ كُفْرٍ''(تو ایسا شخص کبیرہ گناہ کا مرتکب ہے اور یہ ''كُفْرٌ دُوْنَ كُفْرٍ''یعنی کفر اصغر ہے)۔

تو اس سے یہ ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ فیصلے کے خلاف فیصلہ کرنا ہر صورت میں کفر اکبر نہیں ہے اور اس میں سلفی علماء کا اتفاق ہے اجماع ہے کہ ہر صورت میں کفر اکبر نہیں ہوتا۔

اور عجب بات یہ ہے خوارج کا اجماع یہ ہے کہ ہر صورت کفر اکبر کی صورت ہے!

تو آج جو تکفیر کے علمبردار ہیں وہ یہی کہتے ہیں: **"کہ آج مسلمان حکومتیں کافر ہیں اُن کے ووٹرز (Voters) بھی کافر ہیں اُن کی حکومت کی جتنی بھی مشینری ہے جتنے بھی لوگ کام کرتے ہیں حکومت میں جو منسلک ہیں سارے کے سارے کافر ہیں"۔**

تو اُن کے نزدیک سارے کافر کیوں ہیں؟

"کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ فیصلے کے خلاف حکمران فیصلہ کرتا ہے اور جو عدالتیں ہیں وہ اُس کو منظور کرتی ہیں اور جو وہاں پر کام کرتے ہیں اس حکومت کے انڈر (Under) حکومتی سسٹم میں وہ سارے اُس کو مانتے ہیں اور جو فوج ہے اُس کا دفاع کرتی ہے اور عوام لوگ اُس کو ووٹ دیتے ہیں تو اُن میں سے کوئی مسلمان نہ رہا"۔

((نعوذ باللہ من الخذلان))۔

کیالوگوں کے دل چیر کر دیکھا ہے کہ غیر اللہ کے جو قوانین آج جن کا نفاذ کیا جارہا ہے ایسے ملکوں میں کیااُن لوگوں نے اللہ تعالٰی کے قانون سےاِن قوانین کو بہتر سمجھا ہے برابر سمجھا ہے؟!

اس لیے یادرکھیں اس مسئلے میں ''الْحُكْمُ بِغَيْرِ مَا أَنْزَلَ اللهُ''میں میں نے تفصیل سے بات کی ہے "جہاد کی حقیقت" کے دروس میں تو اگر کوئی طالب علم یا کوئی شخص مزید اس میں تفصیل سننا چاہے تو وہ درس ضرور سماعت فرمائے دو یا تین درس ہیں، وہاں پر میں نے ایک اعتراض کا بھی جواب دیا تھا کہ جو موجودہ قوانین ہیں اسلامی ملکوں میں تشریع عام کا جو شریعت کا نفاذ کرتے ہیں وہ ملک وہ حاکم اللہ تعالٰی کے نازل کردہ فیصلے کے خلاف فیصلہ بھی کرتا ہے اور پھر اُس فیصلے کو لاگو بھی کرتا ہے اور جو اُس پر عمل نہیں کرتا اس کو سزا بھی دیتا ہے اسے تشریع عام کہتے ہیں تو کسی نے یہ اعتراض کیا ہے "یہ کفر اکبر کی صورت ہے" اگرچہ کفر اصغر کی صورت ہے اور اُس میں تفصیل ان شاءاللہ آپ کو نظر آئے گی، مختصراً بتاتا ہوں میں آپ تفصیل وہاں سے سُن لینا:

''الْحُكْمُ بِغَيْرِ مَا أَنْزَلَ اللهُ''اللہ تعالٰی کے نازل کردہ فیصلے سے فیصلہ کرنے کی دَس صورتیں ہیں،اُن میں سے چھ صورتیں کفر اکبر کی ہیں، تین صورتیں کفر اصغر کی ہیں،اور ایک صورت جو ہے اُس میں وہ شخص جو اللہ تعالٰی کے نازل کردہ فیصلے کے خلاف فیصلہ کرتا ہے اُسے اُجر وثواب ملتا ہے اگرچہ اُس نے غلط فیصلہ کیا ہے۔

تفصیل اِس کی مختصر سی یہ ہے جو چھ صورتیں ہیں کفر اکبر کی بعض علماء پانچ بھی کہتے ہیں لیکن اس میں اتفاق ہے جیسے میں نے پہلے بتایا ہے اہل سنت والجماعت سلفی علماء کا اجماع ہے اتفاق ہے کہ اس مسئلے میں ہر صورت کفر اکبر کی صورت نہیں ہے،تو اس میں جو کفر اکبر کی چھ صورتیں ہیں:

1-پہلی صورت ہے تکذیب کی۔

2-دوسری جحود کی۔

تکذیب سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالٰی کے فیصلے کو جھٹلانا ہے چاہے وہ جانتا ہو یا نہ جانتا ہو۔

جحود سے مراد یہ ہے کہ جاننے کے بعد اُسے جھٹلادیتا ہے۔

3-تبدیل سے مراد کہ جو اللہ تعالٰی کا فیصلہ ہے وہ اپنا فیصلہ لے کر آتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ اللہ تعالٰی کا فیصلہ ہے، جو بھی غیر شرعی قانون ہے اسے وہ شریعت کی طرف منسوب کرتا ہے یہ کفر اکبر ہے۔

4- پھر تفضیل ہے کہ جو غیر اللہ کا فیصلہ ہے وہ کہتا ہے یہ اللہ تعالیٰ کے فیصلے سے بہتر ہے (جو بھی قانون وہ خود ایجاد کرتا ہے یا کسی اور کا قانون دیکھتا ہے چاہے کسی کا بھی ہو وہ کہتا ہے کہ یہ جو فیصلہ ہے یہ اللہ تعالیٰ کے فیصلے سے بہتر ہے، یا شریعت کے فیصلے سے بہتر ہے) یہ بھی کفر اکبر کی صورت ہے۔

5- پانچویں صورت ہے ''المساواۃ'' (برابری) کہ دونوں برابر ہیں۔

6- اور چھٹی صورت ہے ''الجواز'' کہ برابر تو نہیں لیکن جائز ہے، جو یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ غیر اللہ کا فیصلہ جائز ہے یا حلال ہے تو یہ بھی کافر ہے۔

یہ چھ صورتیں کفر اکبر کی ہیں۔

تین صورتیں جو کفر اصغر کی ہیں:

7- ان میں سے پہلی صورت ہے ''الإستبدال'' وہ غیر شرعی فیصلہ یا خود ایجاد کرتا ہے یا کسی اور کے فیصلے کو اپناتا ہے لیکن اسے شریعت کی طرف منسوب نہیں کرتا۔

یعنی نہ تو وہ جھٹلاتا ہے، نہ وہ تبدیل کرتا ہے، نہ وہ بہتر سمجھتا ہے نہ برابر سمجھتا ہے اور نہ ہی اسے جائز سمجھتا ہے یعنی کفر اکبر کی کوئی صورت نہیں ہے اس سے وہ بالکل پاک ہے اور دور ہے لیکن وہ غیر اللہ کے فیصلے کے بارے میں کہتا ہے: "کہ یہ فیصلہ جو ہے یہ میں نے ایجاد کیا ہے یا کہیں سے میں نے لیا ہے شریعت سے اس کا تعلق نہیں ہے لیکن میں اس فیصلے کو لاگو کرتا ہوں مجھے پتہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قانون حق ہے اور اس کا نفاذ بھی اور اس کو لاگو کرنا بھی واجب ہے یہ مانتا ہوں میں لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ یہ جو نیا قانون بنایا گیا ہے اس قانون کے مطابق اگر کوئی عمل کرے تو میرے نزدیک جو ہے اس کو اگرچہ غلط ہے لیکن دنیا کے ساتھ چلنا ہے تو اس کو لاگو کرتا ہوں"، تو یہ کفر اصغر کی صورت ہے حرام ہے لیکن کفر نہیں ہے۔

8- اسی طریقے سے اس کی دوسری صورت جو ہے کفر اصغر کی ''التقنین''، وہ خود ایک قانون بناتا ہے اپنے تئیں اور اسے منسوب بھی نہیں کرتا ہے شریعت کی طرف (یہ نہیں کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قانون ہے یا فیصلہ ہے) اور وہ جھٹلاتا بھی نہیں ہے تبدیل بھی نہیں کرتا، بہتر بھی نہیں سمجھتا برابر بھی نہیں سمجھتا اور جائز بھی نہیں سمجھتا۔

9-اور آخری صورت ہے اس کی تیسری صورت ''التشريع العام'' جیسے میں نے کہا ہے کہ ایک حکمران یا ایک قانون جو اس کے دستور میں موجود ہے جو غیر شرعی ہے اس کو لاگو بھی کرتا ہے سسٹم بھی بناتا ہے اور جو اس کو فالو (Follow) نہیں کرتا اس کو سزا بھی دیتا ہے تو تشریع عام اسے کہتے ہیں اور یہ بھی کفر اصغر کی صورت ہے کفر اکبر کی نہیں جبکہ اسے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہی حق ہے اور واجب ہے۔

اور آخری دسویں صورت:

10-کہ اگر کوئی فیصلہ کرنے والا مجتہد عالم کوئی فیصلہ کرتا ہے پھر اُس سے غلطی ہو جاتی ہے اجتہاد میں تو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں ''إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ فَأَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ، وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ فَأَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ'' (اگر فیصلہ کرنے والا مجتہد عالم فیصلہ کرتا ہے اس کا فیصلہ صحیح ثابت ہوتا ہے تو اس کو دُگنا اُجر ملتا ہے اور اگر اس کا فیصلہ غلط ثابت ہوتا ہے تو اس کو ایک اُجر ملتا ہے)۔

صحیح بخاری کی روایت ہے اور اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جب ایک شخص فیصلہ کرتا ہے کوئی مفتی ہے کوئی عالم ہے اور اس کا فتویٰ غلط ثابت ہوتا ہے وہ اپنے علم کے مطابق جدوجہد کرتا ہے فیصلہ کر دیتا ہے لیکن بعد میں پتہ چلتا ہے کہ یہ غیر شرعی ہے اللہ تعالیٰ کے فرمان اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث سے ٹکراتا ہے وہ تو عالم چلا گیا مر گیا لیکن اس کی یہ بات موجود ہے تو اس کو ایک اُجر مل گیا اُس نے اپنے علم کے مطابق بات کی ہے مجتہد عالم ہے اور غیر اللہ کا فیصلہ اس کے منہ سے نکلا اور ایسی صورت میں وہ ایک اُجر کا مستحق رہے گا۔

واللہ اُعلم۔

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (05.نواقض الاسلام) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست نہیں کیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔